ایک سعادت مند شاگرد اور وفا شعار انسان کی وفات

بدر الحسن القاسمی
(کویت)

دنیوی زندگی کی بے ثباتی کا احساس ایک بار پھر بڑی شدت کے ساتھ یہ خبر سن کر ہوا کہ میرے مخلص وعزیز شاگرد بمبئی میں واقع بحرین قونصل خانہ کے شعبۂ صحافت سے طویل عرصہ سے وابستہ ملازم مولوی کلیم الدین سلطانپوری کا وقت موعود آ گیا اور وہ رب کریم کی آغوش رحمت میں جا پہنچے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔

موت کا معاملہ بھی کتنا عجیب ہے نہ عمر کی قید نہ جگہ کا اندازہ اور نہ صحت کی خرابی کی شرط عین۔ اس وقت کہ آدمی زندگی کی تگ ودو میں مصروف ہوتا ہے اچانک موت آجاتی ہے اور مستقبل کے سارے منصوبے خاک میں مل کر رہ جاتے ہیں۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
نہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

ستاروں کی گزرگاہوں کی سیر کرنے والے اور مظاہر کائنات کی گتھیوں کو سلجھانے کا دعوی کرنے والے اپنی زندگی کے اس راز کو کبھی نہ پا سکے اور نہ سلجھا سکے چنانچہ سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں بادشاہ ہو یا وزیر امیر ہو یا فقیر موت سے کسی کو مفر ہے اور نہ موت کے آنے کا وقت کی خبر بقا تو صرف اللہ کی ذات ہی کے لئے ہے **"كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والإكرام"**۔

کلیم الدین سلطانپوری، اشفاق سلطانپوری اور انیس جونپوری مثلث کے زاویوں کی طرح باہم مربوط اور ہم مزاج ہم مشرب اور ہم عمر ہونے کے ساتھ شاہ گنج کے مدرسہ بدر الاسلام کے فیض یافتہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ مراسم رکھتے تھے۔ تینوں ہی پندرہ روزہ عربی اخبار "الداعی" کی ایڈیٹری اور دار العلوم کی مدرسی کے زمانہ میں مجھ سے بہت زیادہ قریب ہو گئے تھے۔

کلیم الدین عربی زبان کی مشق کے لئے میرے پاس آنے لگے اور بڑی محنت اور لگن سے عربی کی صلاحیت کافی اچھی کر لی پھر انگلش سیکھنے کا شوق ہوا تو اس میں بھی اچھی لیاقت پیدا کر لی اور عربی اور انگلش دونوں زبانوں میں قدرت ومہارت کی وجہ سے مختلف کمپنیوں میں بھی کام کی گنجائش نکل آئی اور بحرین کے قونصل خانہ میں مستقل ملازمت بھی مل گئی۔

پچھلے چند سالوں سے بعض انگلش اسکولوں میں عربی کی تعلیم کے لئے بھی ان کی مانگ بڑھنے لگی تھی چنانچہ بمبئی ہی میں برسر روزگار رہے اور اپنے بھائیوں اور دوسرے عزیزوں کے ساتھ مقیم رہے۔ مرکز المعارف میں بھی کچھ دنوں تعلیم دی اہلیہ کا انتقال

پہلے ہی ہو گیا تھا والدہ محترمہ جن کو ساتھ لے کر چند سال پہلے حج کے لئے آئے تھے ان کا بھی کچھ عرصہ پہلے انتقال ہو گیا۔ خود کڈنی فیل ہونے کے عارضہ میں مبتلا رہے آپریشن کے ذریعہ بہن کی عطا کردہ کڈنی لگانے سے صحت بہتر ہو گئی تھی اور بیماری کا احساس ختم ہو گیا تھا، لیکن اب زندگی کا رشتہ ہی باقی نہیں رہا۔

حج کے زمانہ کا یہ لطیفہ بھی قابل ذکر ہے کہ مکہ میں مولد الرسول ﷺ پر واقع لائبریری میں جانے لگے وہاں کوئی کتاب پسند آ گئی تو اس میں سے کچھ نوٹ لینے لگے مسلسل کئی دن تک لائبریری میں دیکھ کر وہاں کا ایک خرد ماغ حارس کہنے لگا کہ ''تم بار بار یہاں آتے ہو مجھے تمہارے اندر شرک کی بو آتی ہے''۔ یہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے اور حیرت کے ساتھ مجھے اپنی روداد سنائی۔

انیس نے اپنا آشیانہ سلطنت عمان میں بنایا تھا اب وہ بھی وطن واپس آ گئے ہیں۔

کلیم الدین اپنے حلقہ میں بڑے خوش خلق، ملنسار اور خوش طبع سمجھے جاتے تھے۔ اشفاق میں ظرافت کا عنصر زیادہ غالب تھا اور انیس اپنی سنجیدگی اور اپنے کام سے تعلق اور اس میں انہماک میں معروف تھے۔

اب اپنے دونوں ساتھیوں پر ماتم کرنے کے لئے انیس ہی رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ مرحومین کو جنت عطا کرے اور آخرت کی لذتوں سے بہرہ ور کرے (آمین)۔